Green Island
Youth Forum
(A Project of GIT®)

بعنوانِ استقبال ماہ محرم

Contact us on
0213 2253 606

چل در شبیر علیہ السلام پر رتبہ سوا ہو جائے گا
خانہ کعبہ ترا بھی حج ادا ہو جائے گا
انبیاء علیہم السلام سے کہہ رہے ہیں مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھبراؤ مت
آگئے شبیر علیہ السلام اب سب کا بھلا ہو جائے گا

مُحَرَّمُ الحَرام یا مُحَرَّم قمری سال کا پہلا مہینہ ہے۔ اس مہینے میں جنگ و جدال حرام ہے اسی لئے اسے محرم کے نام سے پکارا جاتا ہے[1]۔

امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد ان کے شیعوں اور محبوں کے لئے یہ مہینہ عزاداری کا مہینہ بن گیا اور اس زمانے سے ہی آئمہ معصومین علیہم السلام اور ان کے اطاعت گذار پوری دنیا میں جہاں کہیں ہوتے ہیں اس مہینے میں عزاداری کا بھرپور اہتمام کرتے تھے۔ امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں: "فَعَلی مِثلِ الحُسَینِ فَلیَبكِ الباكونَ؛ فإنَّ البُكاءَ علَیهِ یَحُطُّ الذُّنوبَ العِظامَ. ثُمَّ قالَ علیه السلام: كانَ أبی علیه السلام إذا دَخَلَ شَهرُ المُحَرَّمِ لا یُری ضاحِكا، وكانَتِ الكَآبَةُ تَغلِبُ علَیهِ حَتّی تَمضِیَ عَشَرَةُ أیّامٍ، فإذا كانَ

[1] مسعودی، مروج الذہب، ۱۴۰۹ق، ج۲، ص ۱۸۸

يَومُ العاشِرِ كانَ ذلكَ اليومُ يومَ مُصيبَتِهِ وحُزنِهِ وبُكائِهِ، ويَقولُ: هُوَ اليومُ الَّذى قُتِلَ فيهِ الحُسَينُ عليه السلام"۔

ترجمہ: حسین علیہ السلام جیسوں پر رونا چاہیے۔ بے شک ان پر گریہ کرنا گناہان کبیرہ کو جھاڑ دیتا ہے۔ پھر فرمایا: ماہ محرم کے شروع ہوتے ہی کوئی میرے والد کو مسکراتا ہوا نہیں دیکھتا تھا اور عاشورا کے دن تک آپ علیہ السلام کے چہرے پر اندوہ اور پریشانی کا غلبہ ہوتا تھا اور عاشور کا دن آپ علیہ السلام کے لئے مصیبت اور رونے کا دن تھا اور فرماتے تھے: آج وہ دن ہے کہ جس دن حسین علیہ السلام شہید ہوئے ہیں[1]۔

ماہ محرم کے آداب

اس مہینے کے کچھ خاص آداب و رسوم ہیں جن کو ہم علماء کی زبانی بیان کریں گے۔

میرزا جواد ملکی تبریزی اپنی کتاب المراقبات میں لکھتے ہیں: حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان سے محبت رکھنے والوں کے لئے بہتر ہے کہ اس مہینے کے پہلے دس دن ان

[1] امالی صدوق، صفحہ ۱۲۸، حدیث ۲

کے ظاہر اور باطن پر پریشانی اور اندوہ کے آثار مشاہدہ ہوں اور کچھ حلال لذت سے خاص طور پر نویں اور دسویں محرم کو پرہیز کریں اور وہی حالت ہو جیسے کہ اپنے کسی عزیز کے دنیا کے جانے کے بعد ہوتی ہے اور اس مہینے کے پہلے دس دن ہر روز زیارت عاشوراپڑھ کر اپنے امام کو یاد کریں[1]۔

اس کے علاوہ مراجع عالی قدر کی نگاہ میں آداب محرم کچھ یوں ہیں:

۱. مجالس عزاداری کا برپا کرنا مناسب یہی ہے کہ اہلبیت علیہم السلام کے پیروکار، محرم الحرام کے مہینے میں باشکوہ طریقے سے، مجالس سوگواری ابا عبد اللہ علیہ السلام برپا کریں جس میں خطباء اور علماء فضائل اہل بیت اور ان کی سیرت پر گفتگو کریں مخصوصا جوانوں کو ان مجالس سے آشنا کریں۔

۲. سیاہ پوشی: عزای امام حسین علیہ السلام میں سیاہ لباس کا پہننا چونکہ تعظیم شعائر کا سبب بنتا ہے لہذا اس کی کراہت ختم ہوتی ہے بلکہ استحباب کے حکم میں داخل ہو جاتا ہے اور اجر رسالت کی ادائیگی کا باعث بن جاتا ہے، اسی بنا پر بچے، جوان

---

[1] المراقبات فی مراقبات شہر محرم الحرام

اور بوڑھے سبھی سیاہ لباس پہن کر امام حسین علیہ السلام کی مجالس میں شرکت کریں۔

۳. عزاداری امام حسین علیہ السلام میں ذاکرین و خطباء سے قران و احادیث معصومین علیہم السلام کے ذریعے اپنی گفتگو سے سامعین کو مذہب اہلبیت سے قریب لائیں۔

اعمال ماہ محرّم

ا. جب ہلال محرّم کی رؤیت ہو، تو مستحب ہے کہ تکبیر کہیں اور اگر ممکن ہو تو وہ مفصل دعا پڑھے جس کو سید نے کتاب: قبال الاعمال میں نقل کی ہے[1]۔

۲. شب اوّل محرّم میں سو رکعت نماز پڑھے، اور ہر رکعت میں سورہ حمد اور قل ھو اللہ پڑھتے ہوئے دو دو رکعت کر کے پڑھتے ہوئے یہ نماز ختم کریں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے کہ جو بھی اس نماز کو پڑھے اور اوّل ماہ محرّم کو روزہ

[1] اقبال الاعمال، صفحہ ۵۴۵

رکھے، اس شخص کی مانند ہے کہ جس نے پورا سال نیکی میں گزارا اور آیندہ سال تک فتنوں سے محفوظ رہے گا اور اگر مرا تو بہشت میں داخل ہو گا[1]۔

۳. اوّل محرّم کے دن، روزہ رکھنا مستحب ہے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: جو بھی اس دن روزہ رکھے اور اپنی حاجت کو خداوند متعال سے مانگے تو دعا مستجاب ہو گی اسی دن حضرت زکریّا علیہ السلام نے خدا سے فرزند طلب کیا اور خدا نے قبول کرتے ہوئے یحیی علیہ السلام کو عنایت کیا[2]۔

۴. امام علی بن موسی الرضا علیہما السلام سے نقل ہوا کہ رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوّل محرّم کے دن، دو رکعت نماز پڑھتے اور نماز کے بعد ہاتھ بلند کر کے اس دعا کو تین مرتبہ پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الاِٰلهُ الْقَديمُ، وَ هٰذِهِ سَنَةٌ جَديدَةٌ، فَاَسْئَلُكَ فيهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّيْطانِ، ۔۔۔[3]

۵. مرحوم شیخ طوسی فرماتے ہیں کہ محرم کے پہلے عشرے میں روزہ رکھنا مستحب ہے البتہ روز عاشورا کھانا اور پینے سے پرہیز کرے لیکن روزہ نہ رکھے اور جب

[1] اقبال الاعمال، صفحہ ۵۵۲

[2] بحارالانوار، جلد ۴۴، صفحہ ۲۸۵

[3] بحارالانوار، جلد ۹۵، صفحہ ۳۳۳

عصر کا وقت ہو جائے تو کچھ کھالیں کیونکہ اس دن روزہ رکھنا، بنی امیّہ کا شیوہ تھا جو واقعہ کربلا کے شکرانے کے لئے روزہ رکھتے تھے[1]۔

آخر میں دعا یہی ہے کہ اللہ تعالی تمام عزاداروں کو بھرپور طریقے سے مراسم عزاداری کو منانے اور اس کے ذریعے بنت رسول ﷺ اور ان کی آل کو پرسہ دینے کی توفیق دے۔ آمین

مقالہ نویس: شیخ غلام مہدی حکیمی

[1] مصباح المتہجّد، صفحہ ۷۷۱